مجھے کہنا نہیں آتا

فاطمہ ندیم

لٹریسی پیڈیا پبلیکیشنز
www.literacypedia.com

تم آج مجھے بس ایک بات کا جواب دیدو؟"روحان نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ علیزہ کو ہمیشہ ایسی ہی محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا اور وہ ان جذبوں کی شدت سے جو آنکھوں میں نمودار ہوتی تھیں گھبرا جاتی تھی۔

کونسی بات؟"اسنے بڑی آسانی سے اپنا ہاتھ اسکی مضبوط گرفت سے آزاد کروایا تو وہ اداسی سے مسکرا دیا۔"

کچھ نہیں سر جھٹک کر اسنے کرسی سے ٹیک لگایا اور ہاتھ سینے پر باندھ لیے اور نگاہیں اسکے چہرے پر جما دی۔"

علیزہ وہ پہلی لڑکی تھی جس نے پوری یونی میں اسکو اپنی طرف راغب کیا تھا۔ اس وقت وہ دونوں کیفے میں ساتھ بیٹھے تھے۔ جبکہ روحان کی نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ خم دار پلکیں بڑی بڑی گہری آنکھیں چھوٹی سی ناک گلابی ہونٹ ہر بار اسے متوجہ کرنے میں بازی لے جاتے۔ بالوں کی اونچی پونی ٹیل بنائے اسکی نظروں سے کنفیوز ہوتی وہ اپنے موبائل فون پر نظریں جمائی رہیں۔ اسکے ہونٹ کے نیچے ایک چھوٹا سا تل تھا جو اسکے حسن میں مزید اضافہ کرتا۔ معصوم سی پیاری سی وہ لڑکی سب سے الگ رہتی تھی اسکی کوئی دوست بھی نہیں تھی۔ اور یہ چیز بھی روحان کو متجسس کرتی تھی۔

آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟" کافی دیر تک جب اسنے نظریں نہیں ہٹائیں تو اسے اعتراض ہوا۔"

دل چاہ رہا ہے!" اسنے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔"

میری کلاس ہے میں جارہی ہوں۔" اسنے اپنا بیگ اور فون اٹھایا تو وہ فوراسیدھا ہوا۔"

" ناراض تو نہیں ہو گئیں؟"

کیا لگتا ہے ہونا چاہیے؟" علیزہ نے ابرو اچکائے وہ تو مزید فدا ہوا۔"

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا جس سے تمھیں اعتراض ہو!" اسنے نروٹھے پن سے کہا۔"

اپکی کلاس نہیں ہوتی؟ ہر وقت گھومتے رہتے ہیں" اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا (کیا بیویوں والا اسٹائل تھا")۔

فری کب ہو گی؟" اسنے اسکی بات نظر انداز کی۔"

اس کلاس کے بعد!" اسنے مطلع کیا اور وہاں سے چلی گئی۔"

آج فرسٹ ائیر والوں کا دوسرا دن تھا۔ سارے سینئرز کا ارادہ ragging یونی میں کا تھا اور روحان علی بھی اس میں شامل تھے۔

سارے سینیئرز نے کافی کچھ فرسٹ ائیر کی کلاس میں تیار رکھا تھا جو انکو پریشان کرنے کے لیے کافی تھا۔

ایک لوہے کا بڑا سا ڈبّا ان سب پر گرایا جا چکا تھا جس میں ہر طرح کے کیڑے موجود تھے۔ پوری کلاس میں چیخنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ سب اپنے آپ کو صاف کرتے کلاس سے بھاگ رہے تھے۔ روحان علی کا گروپ اور باکی سینئرز قہقہے بلند کر رہے تھے۔

روحان کی نظر ایک لڑکی کی طرف اٹھی اور جامد ہو گئی۔۔

گرے اور بلیک کلر کی کرتی کے ساتھ بلیک ٹائٹس پہنے وہ لڑکی اپنی آنسو صاف کرتی بیگ سنبھالتی کلاس روم سے بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کا پورا چہرہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔۔

روحان فوراً اسکے پیچھے گیا۔ اسے پکارنے کی جگا اسنے بسس اسکے ہر ایک عمل کو بغور دیکھا۔۔۔

وہ یونی کی لان میں آکر ایک بینچ پر بیٹھ کر ٹشو سے اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔ پھر اسنے اپنے آپ کو نارمل کرنے کے لئے پانی کی بوتل منہ سے لگائی۔۔ روحان نے نوٹ کیا اسکے آنسو ابھی بھی چہرے پر روانی سے بہہ رہے تھے۔۔

"یار یونی میں ragging تو ہوتی ہی ہے اس میں رونے والی کیا بات!!" وہ حیران ہوا۔

پھر اسنے دیکھا وہ اپنے بیگ سے ایک ڈائری نکل کر اس میں کچھ لکھنے لگ گئی تھی۔۔

"روحان تم ادھر کیوں آ گیے؟" اسکے دوست نے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر پوچھا۔۔

"بسس اسے ہی!" اسکی نظریں ابھی بھی علیزہ پر ہی مرکوز تھیں۔

"ہم سب کینٹین میں ہیں تم بھی چلو !!"

"چلو !!!"

روحان کبھی بھی اتنی پابندی سے یونی نہیں جاتا تھا مگر اس دن کے بعد سے لگاتار دو دن وہ پابندی سے یونی جا رہا تھا۔ اسکی آنکھیں صرف ایک ہی انسان کی تلاش میں تھیں اور وہ اسے کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔

وہ لان میں اپنے دوستوں کے درمیان گھاس پڑ بیٹھا تھا جب اسکی نظر سامنے بینچ پڑ بیٹھی لڑکی پر ٹھہر گئی۔

پرپل اور پنک کلر کی کرتی میں ملبوس اونچی پونی ٹیل بندھے وہ ایک بہت پیاری اور معصوم سی لڑکی تھی جو ادھر ادھر نظریں گھومے نہ جانے کس کی تلاش میں تھی۔

دو دن میں روحان۔نے اسکا نام اور نمبر وغیرہ سب اپنے توسط سے حاصل کر لیا تھا۔

اس نے دیکھا وہ لڑکی اٹھی اور اسکی گود سے ایک ڈائری زمین پر گر گئی اور اسے پتا بھی نہ چلا۔ وہ لان عبور کر کے کہیں جا رہی تھی۔

تم لوگ بیٹھو.... میں ابھی اتا ہوں!" روحان اُننے دوستوں کو اطلاع کر کے اس بینچ کے پاس اگیا اور ڈائری" اٹھائی اور کھول کر بیٹھ گیا۔۔

اسے پتا تھا یہ کم نامناسب ہے مگر اسے اس لڑکی کی ذات میں اس حد تک دلچسپی ہو گئی تھی کے سارے اخلاق بلائے تاق رکھتے ہوئے اسنے ڈائری پڑھنا شروع کی

~2/November/2016~

آج بھی ممانے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا.... پتا نہیں کیوں وہ ہمیشہ میرے ساتھ برا ہی کیوں کرتی ہیں۔۔۔ '
جب میں انکے پاس کپڑے پریس کرنے کا پوچھنے گئی تو انہوں نے غصّے میں مجھے بہت برا بھلا کہا اور گلاس بھی کھینچ کے مارا.... اف!! گلاس مجھے بہت زور سے لگا.... اور کانچ پاؤں میں بھی گھس گیا..... بہت درد ہوا۔ لیکن

میں نے پاپا کو نہیں بتایا وہ تو ویسے ہی گھر میں تھکے ہوئے اتے ہیں... میری وجہ سے پریشان ہو جاتے۔ اپنے پاؤں پر پٹی باندھ کر میں سو گئی....

~4/November/2016~

"!!مما آپ مجھے چھوڑ کر کیوں چلی گئیں؟؟ دوسری مما مجھے ہر وقت بولتی ہیں "اپنی ماں کو کھا گئی

مما میں نے کیا کیا ہے؟؟ آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتیں! کیوں مجھے ادھر چھوڑ دیا...!! کوئی اچھا نہیں ہے۔۔۔ مما مجھے ہر وقت برا بھلا بولتی ہیں اگر انکا غصّہ پھر بھی ٹھنڈا نہیں ہوتا تو مجھے مارنے لگتی ہیں۔۔ پاپا بھی مما کو زیادہ پسند نہیں کرتے۔۔ کل میں نے سنا تھا مما پاپا کی کسی بات پر لڑائی ہو رہی تھی۔۔ لیکن میں ڈر کے سو گئی۔۔

~7/December/2016~

آج پاپا میرے پاس آئے۔ مجھ سے پوچھ رہے تھے کے: "بیٹا اتنی خاموش کیوں رہتی ہو؟؟" میں نے پاپا کو نہیں بتایا کے مما مجھ سے ٹھیک رویہ نہیں رکھتیں۔۔ میں پاپا کو بتانا چاہتی تھی مگر پتا نہیں کیوں نہیں بتایا... پاپا بھی بہت اداس ہو گئے ہیں مما کے جانے کے بعد۔۔ یہ والی مما بلکل اچھی نہیں ہیں۔۔ مجھے ڈانٹتی ہیں اور پاپا سے بھی لڑتی ہیں۔۔

~28/December/2016~

آج میں بہت روئی۔۔!میں جب صبح ناشتہ کرنے کے لئے باہر آرہی تھی، میں نے مما کو زور زور سے چلاتے ہوئے دیکھا۔ وہ فون پر ڈرائیور کو بلارہی تھیں۔ وہ کسی کام میں پھنسا ہوا تھا۔۔ میں گئی مما کے پاس ان سے پوچھا کے کیا ہوا ہے تو انہوں نے بتایا: "تمھارے باپ کو دل کا دورا پڑا ہے اور یہ ڈرائیور پتا نہیں کہاں مر گیا ہے وہ آفس سے ہسپتال چلے گیے ہیں میں بھی وہیں جارہی ہوں۔"۔

رات کو مما پاپا دونوں گھر آئے۔ میں پاپا کو چلتا ہوا اپنے کمرے تک جاتا دیکھتی رہی۔ پاپا بہت نڈھال لگ رہے تھے۔ مجھے بہت دکھ ہوا۔۔

میں نے پورا دن کچھ نہیں کھایا تھا بس روتے ہوئے اللہ تعالی سے اپنے پاپا کے لئے دعا کرتی رہی تھی۔۔

میں نے دیکھا مما کسی وجہ سے کمرے سے باہر آگئیں ہیں۔۔ میں پاپا کے پاس گئی۔ کچھ دیر تک بس انھیں دیکھتی رہی پھر میں انکے سر پر ہاتھ رکھ کر دم کر رہی تھی جب پاپا نیند سے بیدار ہوگیے۔ مجھے افسوس ہوا میری وجہ سے انکی نیند خراب ہوئی۔۔ لیکن انہوں نے مجھے دیکھا اور مسکرائے۔ مجھے بہت رونا آرہا تھا۔ میں رونے لگ گئی پاپا نے مجھے گلے لگایا اور بس کچھ نہیں بولا۔۔ میں نے پاپا کو دیکھا وہ کسی گہری سوچ میں تھے۔ میں نے پاپا سے پوچھا: "پاپا آپ مجھے کبھی چھوڑ کر تو نہیں جائینگے نا؟"

"پاپا نے مجھے واپس سینے سے لگایا اور بولے: "نہیں بیٹا میں تو اب زندگی ہی آپ کے لئے گزار رہا ہوں۔

پھر میں نے پاپا کو بولا آپ سو جائیں۔ جب وہ سو گئے تو میں اپنے کمرے میں آگئی۔ مما کافی دیر تک لاؤنچ میں ٹی وی دیکھتی رہی تھیں۔

~23/December/2016~

گریڈ آیا ہے میرا۔۔ A-1 کا رزلٹ آیا ہے۔۔ میں بہت خوش ہوں۔۔ FCS آج میرا

جب پاپا شام کو آفس سے واپس آئے میں نے انکو بھی اپنی مارک شیٹ دکھائی۔۔ وو بھی بہت خوش ہوئے۔۔

پھر پاپا خود مجھے اپنے ساتھ گھمانے لیکر گیے۔۔ پہلے میں نے آئس کریم کھائی پھر پاپا نے مجھے بہت ساری شوپنگ

کروائی پھر ہم نے ڈنر کیا اور پھر ہم گھر آئے۔۔

مما اگر آج آپ ہوتی تو اور بھی مزہ آتا۔

Mama! I Miss You!! ❤️

~15/January/2017~

پاپا نے میرا ایڈمیشن یونیورسٹی میں کروا دیا تھا۔ آج یونی کا سیکنڈ ڈے تھا اور میرا فرسٹ ڈے۔۔ یونی بہت اچھی

ہے۔۔ سب ٹیچرز بھی اچھے ہیں لیکن پتا نہیں کیوں اور کیسے لاسٹ کلاس میں ایک بڑا سا ڈبہ کھلا اور اس میں سے

بہت سارے کیڑے نکلے۔۔ میں بہت ڈر گئی تھی۔۔

اتنے زیادہ اور گندے کیڑے تھے اور سب پوری کلاس میں پھیل گئے تھے۔ مجھے تو خوف آنے لگا کے کہیں ہم

سب کسی قبر میں تو

ہوئی ہے۔۔ ایسا بلکل ragging نہیں آ گئے۔۔ لیکن پھر کچھ سٹوڈنٹس کو کہتے سنا کے ہم جونیئرز کے ساتھ

نہیں ہونا چاہیے یونی میں۔۔ میں تو اتنے سارے کیڑے دیکھ کر رونے ہی لگ گئی۔۔۔۔

~12/January/2017~

آج میں یونی نہیں گئی۔ کل رات میں بہت روئی۔ مما نے مجھے پھر مارا تھا۔ وہ پتا نہیں کیوں سمجھتی ہیں کہ جیسے ہر چیز میں میرا قصور ہے اب ہماری کام کرنے والی کا بیٹا بیمار ہے اور وہ کام پر نہیں آ سکی تو اس میں میرا کیا قصور!! مگر مما نے اس بات پر بھی مجھے ہی مارا پہلے تو میں بہت روئی مگر پھر میں نے گھر کا سارا کام کیا۔ اف!! میرے کندھوں میں بہت درد ہوا۔۔ مگر رات دیر تک میں ہی پورا کچن صاف کر کے سوئی۔۔

مما آپ مجھے اپنے پاس بلالیں

وہ اس کے لکھے لفظوں میں اس قدر محو تھا کے یونی کا لان تقریباً خالی ہو چکا تھا۔۔ اسکے سارے دوست جا چکے تھے۔۔

اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ لگایا۔ وہ بے یقین ہو گیا وہ رو رہا تھا۔ اس نے علیزہ کے ہر دکھ کو اس کے لفظوں کے ذریعے محسوس کیا تھا۔۔

اس نے ڈائری بند کی۔ گھر جانے کے ارادے سے اٹھا تو سامنے اس کی نظر علیزہ پر پڑی۔ وہ حیران ہوا۔ وہ ادھر ادھر بھاگتی کسی چیز کی تلاش میں تھی۔۔

اوہ یہ ڈائری!!!" اسکا دھیان فوراً ڈائری پر آیا۔۔"

وہ بھاگ کر دوسری طرف جا رہی تھی جب روحان نے اسے پکارا: "Excuse me!! Miss Aliza Noor."

"Yes?"

وہ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ بس اتنا ہی بولی۔۔

آپ یہ تو نہیں ڈھونڈ رہیں؟؟"اس نے ڈائری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔"

جی میں یہی ڈھونڈ رہی تھی۔۔ تھنکس!!"اس کو اپنا نام سن کر حیرانی نہیں ہوئی تھی کیوں کے ڈائری کے "
فرنٹ پیج پر ہی اس کا نام لکھا تھا۔

علیزہ تھنکس بول کر واپس مڑ گئی اور روحان نے اسکے ساتھ قدم ملانے شروع کیئے۔۔

کونسے ائیر کی سٹوڈنٹ ہیں آپ؟؟" وہ جان کر انجان بنا۔"

فرسٹ ائیر!!"اس نے ویسے ہی ڈائری سینے سے لگائے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔"

کونسی فیلڈ سلیکٹ کی اپنے؟؟"دوبارہ بات کرنے کا بہانہ ڈھونڈا۔۔"

انجینئیرنگ!!"پھر مختصر جواب۔۔"

روحان نے چہک کر کہا۔۔ ."(ohm wow!! same .) اوہ واؤ سیم"

کچھ دیر اور دونوں ساتھ چلتے رہے پھر علیزہ اپنی گاڑی کے پاس جا کر رکی۔۔ روحان نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔
وہ بغیر کوئی ردِ عمل ظاہر کیئے کار میں بیٹھی اور چلی گئی۔۔

نہیں مما کچھ نہیں.... بس جب تک میں سو نگا نہیں آپ یہاں سے جانا نہیں۔"روحان نے آنکھیں بند کیں" اور اپنی مما کا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا۔۔اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

روحان اپنے گھر میں سب سے زیادہ اپنی مما سے اٹیچ ہے۔اور اسکی مما بھی اس کے لاڈ اٹھانے میں کمی نہیں چھوڑتیں۔۔روحان کے پاپا، علی ایک کامیاب انجینئرنگ فرم کے مالک ہیں۔۔روحان اکلوتی اولاد ہونے کا بھرپور فائدہ اٹھاتا اور اکثر اپنی بے جاز دپوری کرواتا۔ علی صاحب کا صرف ایک ہی خواب تھا کے روحان جلدی سے اپنی پڑھائی مکمل کر کے فرم جوائن کر لے تا کہ انکے کندھوں پر سے بوجھ کم ہو جائے۔روحان کی پڑھائی ختم ہونے میں بس کچھ ہی ٹائم باقی ہے۔۔لاسٹ ائیر میں وہ ہے۔اب بس اسے ایگزام دینے ہیں۔۔

آج وہ پورا دن صرف علیزہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔وہ اسکے اعصاب پر پوری طرح حاوی ہو چکی تھی۔وہ خوبصورت اور ہینڈسم پرسنلٹی کا مالک ہے۔کافی لڑکیوں نے اس سے دوستی کی کوشش کی تھی مگر وہ احسن طریقے سے سب کو ٹال دیتا تھا۔ مگر یہ لڑکی، "علیزہ نور"، وہ اسکی طرف بہت زیادہ متوجہ ہو رہا تھا۔اسکو اس سے ہمدردی بھی تھی۔وہ اپنی سوتیلی ماں کی بے جا زیادتی برداشت کر رہی تھی۔اسکو صرف اس سے ہمدردی نہیں تھی۔وہ اسکی طرف کھنچتا تھا۔۔اس نے سوچا کے وہ کل اس سے دوستی کریگا۔۔

ہیلو علیزہ!" کیسی ہو؟؟" وہ دوسری کلاس سے لان میں اسی مخصوص بینچ پر بیٹھا اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔ مگر جب وہ تیسرے پیریڈ تک وہاں نہیں ائی تو وہ اپنے دوستوں کے ہمراہ کینٹین میں اگیا اور وہ اسے سامنے ایک ٹیبل پر اکیلا بیٹھا دیکھ فوراً اسکے پاس چلا گیا۔۔

السلام و علیکم !!" اس نے جھینپ کر ہیلو کے جواب میں سلام کیا۔۔"

وعلیکم سلام..... میں ادھر بیٹھ جاؤں؟؟" اس نے بھنویں اچکا کر پوچھا اور اسکے جواب دینے سے پہلے ہی اسکے برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

وہ بس حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیسی ہو تم؟؟" اس نے اسکی آنکھوں میں بغور دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔ بلاشبہ اسکی آنکھیں بہت خوبصورت" تھیں۔۔ مگر علیزہ کی آنکھوں میں روحان کو اداسی کی رمق نظر ائی۔۔

ٹھیک ہوں۔" اسنے روحان کو اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھورتے ہوئے جواب دیا۔"

روحان وائٹ ٹی-شرٹ اور اسکے اوپر بلیک زپر کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے اپنے وجیہہ چہرے کے ساتھ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

لنچ کر لیا؟؟" روحان نے اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بہت بے تکا سوال کیا۔۔"

جی!!"پھر مختصر جواب۔"

"Can we be friends?? Trust me! I'll never hurt you...."

(کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟؟میرا یقین کرو!! کبھی ہرٹ نہیں کرونگا۔۔)

اسنے اسکی آنکھوں میں بہت امید سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"I don't like to make friends."

(مجھے دوست بنانا نہیں پسند۔۔)

اسنے نظریں جھکا کر جواب دیا۔۔

"Reason behind this dialkenes??"

("اس ناپسندیدگی کی وجہ؟؟)

اسنے افسوس سے بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔

"No one stay forever !!!"

(!!!کوئی بھی ہمیشہ ساتھ نہیں رہتا)

اسنے اداسی سے کہا۔

"But I'll try my best to always be with you... please trust me...!!"

(!!... لیکن میں تمہارا ساتھ دینے کی ہمیشہ کوشش کرونگا... میرا یقین کرو)

روحان نے دوبارہ پر امید لہجے میں کہا۔۔

اس خاموشی کو میں "ہاں" سمجھ رہا ہوں تمہاری۔۔" جب علیزہ کافی دیر تک کچھ نہ بولی تو روحان نے مسکراتے "
ہوئے کہا۔۔

علیزہ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ائی۔۔

تم بہت پیاری ہو!!" روحان نے علیزہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

علیزہ جھینپ گئی۔۔

میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔" اسنے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔ "

دوبارہ کہاں ملو گی؟؟" روحان نے پوچھا۔"

لان میں!!" علیزہ نے اطلاع دی۔۔"

اوکے!! میں انتظار کرونگا۔" روحان نے کندھے اچکا کر کہا۔۔"

تمہاری یونیورسٹی میں کوئی دوست نہیں ہیں؟؟" جب وہ کلاس کے بعد واپس آئی تو روحان نے پوچھا۔"

نہیں!! میں نے کبھی کوئی دوست نہیں بنایا۔" اس نے سر جھکا کر جواب دیا۔"

بس آپ سے میں تمہارا دوست ہوں۔ جب بھی کوئی کام ہو سیدھا میرے پاس آنا۔ "روحان نے مسکراتے " ہوئے کہا۔

اپکانام کیاہے ؟؟ "علیزہ نے تھوڑا گھبراتے ہوئے پوچھا۔ "

روحان کا قہقہہ بلند ہوا۔

روحان علی... ویسے ایک بات بتاؤں ؟؟ "روحان نے اپنانام بتانے کے بعد سنجید گی سے پوچھا۔ "

جی ؟ "مختصر جواب۔۔ "

میں اس سوال کا منتظر تھا علیزہ !!! "اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔ "

"!!!اچھا اب میں گھر جا رہی ہوں۔ گھر سے ڈرائیور کو بھی بلانا ہے۔۔ اللہ حافظ "

ٹیک کیئر ڈیئر !!! "روحان نے نیم مسکراتے ہویے کہا۔۔ "

گھر اکر علیزہ کافی ٹائم تک روحان کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ وہ پہلا انسان تھا جس نے اس سے دوستی کی تھی ورنہ اسکول اور کالج میں بہت لڑکیوں لڑکوں نے اس سے دوستی کرنے کی کوشش کی تھی مگر علیزہ کی ریزرو طبیعت کی وجہ سے سب اس سے مغرور سمجھ کر چھوڑ دیتے تھے۔

اس کے اپنے کزن سے بھی تعلقات بالکل نہ ہونے کے برابر تھے۔ اگر وہ کبھی کال کرلیں تو ان سے تھوڑی بات کرلیتی، ورنہ نہیں

علیزہ کا معمول تھارات کے کھانے کے بعد وہ روز اپنے پاپا کے کمرے میں ان کی گولیاں خود رکھ کراتی تھیں اور پھر نماز پڑھتی تھی۔۔

آج نماز کے بعد وہ بیٹھی روحان علی کے بارے میں لکھتے اپنی ڈائری کے کچھ صفحات سیاہ کررہی تھی۔ وہ تقریباً لکھ چکی تھی جب اسکے فون میں واٹس ایپ ٹیون بجی۔ اسنے اپنا لکھنا مکمل کیا اور فون اٹھایا۔

کسی نہ معلوم نمبر سے دو میسیجز کئے گئے تھے۔۔

السلام و علیکم !!" پہلا میسج۔"

دوسرا میسج۔ (what are you doing??) "وہاٹ آر یو ڈونگ ؟؟"

وہ ٹھٹک گئی کے رات کے 10 بجے اسے کون میسج کر سکتا ہے۔

سامنے والے بندے کا صاف آن لائن لکھا چمک رہا تھا۔۔ پھر اسکی جگہ ٹائپنگ لکھا نمودار ہوا۔۔

"Please reply!!!"

ایک اور میسج اور ساتھ میں سمپل اسمائل والا ایموجی۔

" who ??" اس نے سلام کا جواب دیا اور لکھا

ایک اور میسج ساتھ میں وو ایموجی جس کی آنکھوں کی جگہ کراس بنے ہوتے ہیں اور منہ "ooohhh!!!" کھلا۔۔۔

وہ حیران ہوئی۔۔

دوبارہ ٹائپنگ نمودار ہوا۔۔

مادام آج ہی دوستی کی اور آج ہی بھول گیئیں !!" ساتھ میں۔ آنسو والا ایموجی۔۔"

روحان؟" اس نے لکھ کر بھجا۔"

ہائے شکر یاد آگیا!!" ساتھ میں دو دانت اور چشمے والا ایموجی۔

آپ کے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا؟؟" اس نے پوچھا۔"

میں نے اتنی اچھی دوست ڈھونڈ لی تو اس کا نمبر ڈھونڈنا کونسا مشکل کام ہے۔" روحان کا رپلائے آیا ساتھ میں "
.وہ ایموجی جس میں آنکھوں کی جگہ دو ہارٹ بنے ہوتے ہیں

پھر روحان اس سے تھوڑی دیر باتیں کرتا رہا۔ پھر وہ سونے کا بول کر اف لائن ہو گئی۔۔۔

روحان نے پورا ایک گھنٹہ علیزہ سے واٹس ایپ پر بات کی تھی۔ علیزہ سونے کے لیئے چلی گئی اور روحان کی مما بھی اس کے روم میں آگئیں تھیں۔

وہ ان کی گود میں سر رکھے اپنے ہی خیالوں میں مسکرائے جارہا تھا۔

آج میرا شہزادہ بہت خوش ہے۔" روحان کی مما نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔"

مما بس دعا کریں یہ خوشی میرے ساتھ ہمیشہ رہے۔" اس نے ان کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔"

"میرے شہزادے میری ساری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں. اپنی مما کو نہیں بتاؤ گے کہ بات کیا ہے ؟؟"

روحان نے پورا ایک گھنٹہ علیزہ سے واٹس ایپ پر بات کی تھی۔ علیزہ سونے کے لیئے چلی گئی اور روحان کی مما بھی اس کے روم میں آ گئیں تھیں۔

وہ ان کی گود میں سر رکھے اپنے ہی خیالوں میں مسکرائے جا رہا تھا۔

آج میرا شہزادہ بہت خوش ہے۔"روحان کی مما نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔"

مما بس دعا کریں یہ خوشی میرے ساتھ ہمیشہ رہے۔"اس نے ان کے ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔"

میرے شہزادے میری ساری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں. اپنی مما کو نہیں بتاؤ گے کہ بات کیا ہے ؟؟"انہوں" نے پیار سے پوچھا۔

مما صحیح وقت آنے پر بتاؤں گا!!"اس نے آنکھیں موند لیں۔۔"

اسلام وعلیکم ڈیئر!! کیسی ہو؟؟"روحان چہکتا ہوا اس کے پاس اس کی ٹیبل پر آیا۔"

ٹھیک ہوں!"سلام کے جواب کے ساتھ اس نے کہا۔"

کبھی مجھ سے میرا حال بھی پوچھ لیا کرو!!"روحان نے نروٹھے پن سے کہا۔

کیسے ہیں آپ؟؟"اس نے نیم مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

بات ایسے کرتی ہوں جیسے اپنے کسی سر سے بات کر رہی ہو... یار میں تمہارا دوست ہوں۔"اس نے ایسے کہا" جیسے اسے یاد دلایا ہو۔۔

کیسے بات کروں آپ سے میں؟؟"اس نے معصومیت سے پوچھا۔"

روحان مسکرایا۔

جیسے کرتی ہوں ٹھیک ہے.."اس نے اسے مسکراتے ہوئے کہا۔"

آج میں تمہیں لنچ کراؤں گا۔ میں آتا ہوں!!"وہ سامنے دیکھتے ہوئے اپنی کرسی سے کھڑا ہو گیا۔"

ارے نہیں میں خود لے لونگی۔"اس نے اسے روکا۔

یار تکلف مت کرو آج میں کھلا رہا ہوں کسی دن تم کھلا دینا۔"روحان نے جواب دیا اور چلا گیا۔"

وہ اس کے اور اپنے لیے سینڈوچز اور کولڈ ڈرنک لے کر آیا۔

دونوں کچھ دیر ساتھ بیٹھے روحان اس سے ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی کوشش کرتا رہا اور وہ اپنے ریزرو انداز میں جواب دیتی رہی۔۔

****

رات میں پھر روحان نے اسے واٹس ایپ پر میسج کر دیا۔

اب یہ ان دونوں کا معمول بن گیا تھا۔ دونوں اب یونی میں زیادہ سے زیادہ ٹائم ساتھ گزارتے اور پھر رات میں ایک گھنٹہ چیٹنگ بھی پابندی سے کرتے تھے۔ روحان اسکا ہر طرح سے خیال رکھتا۔ اسے کوئی بھی ریفرنس بُک کی ضرورت ہوتی تو کسی بھی طرح اسکی ضرورت پوری کرتا۔ کبھی علیزہ روحان کو تو کبھی روحان علیزہ کو لنچ کرواتے۔ علیزہ روحان کی کمپنی کافی انجوائے کرتی تھی۔

ایسے ہی ایک دن دونوں ایک ساتھ کالج کینٹین میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو روحان نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا:

تم آج مجھے بس ایک بات کا جواب دیدو؟"روحان نے اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ علیزہ" کو ہمیشہ ایسی ہی محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا تھا اور وہ ان جذبوں کی شدت سے جو آنکھوں میں نمودار ہوتی تھیں گھبرا جاتی تھی۔

کونسی بات؟"اسنے بڑی آسانی سے اپنا ہاتھ اسکی مضبوط گرفت سے آزاد کروایا تو وہ اداسی سے مسکرا دیا۔"

کچھ نہیں!!"سر جھٹک کر اسنے کرسی سے ٹیک لگایا اور ہاتھ سینے پر باندھ لیے اور نگاہیں اسکے چہرے پر جما دی۔"

آپ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟"کافی دیر تک جب اسنے نظریں نہیں ہٹائیں تو اسے اعتراض ہوا۔"

دل چاہ رہا ہے!"اسنے نظریں ہٹائے بغیر جواب دیا۔"

میری کلاس ہے میں جا رہی ہوں۔"اسنے اپنا بیگ اور فون اٹھایا تو وہ فوراً سیدھا ہوا۔"

" ناراض تو نہیں ہو گئیں؟"

"کیا لگتا ہے ہونا چاہیے؟" علیزہ نے ابرو اچکائے وہ تو مزید فدا ہوا۔

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا جس سے تمھیں اعتراض ہو!" اسنے نروٹھے پن سے کہا۔

"اپکی کلاس نہیں ہوتی؟ ہر وقت گھومتے رہتے ہیں" اپنا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے کہا(کیا بیویوں والا اسٹائل تھا)۔

"فری کب ہو گی؟" اسنے اسکی بات نظر انداز کی۔

"اس کلاس کے بعد!" اسنے مطلع کیا اور وہاں سے چلی گئی۔

وہ اسکے انتظار کے غرض سے بیٹھا اور اپنا فون اٹھالیا جب سامنے اسے علیزہ کی ڈائری نظر آئی۔۔ شاید وہ یہ پھر بھول گئی تھی۔۔

اس نے فوراً صفحات پلٹنا شروع کئے

18/January /2017

کی آفر کی اور میں نے منع کر دیا مگر آج مجھے یونی میں روحان علی ملے۔ وہ ایک اچھے انسان ہیں۔ انہوں نے مجھے کیا پہلے تو میں نے سوچا لیکن پھر کچھ نہیں ہو کا وہ خود ہی دوست بن گئے۔ انکی force پھر روحان نے مجھے آنکھوں میں کوئی خاص چمک تھی جو مجھے زیادہ منع کرنے پر مجبور نہ کر سکی۔۔

25/January /2018

روحان بہت اچھے ہیں۔ وہ میری ہر طرح سے مدد کرتے ہیں۔ آج مجھے کیمسٹری کی گائیڈ نہیں مل رہی تھی۔ وہ مجھے انہوں نے ہی لا کر دی۔ وہ اپنا کافی وقت میرے ساتھ گزارتے ہیں۔ مجھے اچھا لگتا ہے انکے ساتھ وقت گزارنا۔

15/February /2017

آج مما پاپا کی پھر لڑائی ہوئی۔ روم سے بہت شور کی آواز آرہی تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد مما روم سے باہر آگئیں۔ میں پاپا کے پاس گئی۔ میں نے انکی طبیعت پوچھی وہ بہت نڈھال لگ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے پیار کیا اور بولے ""علیزہ بس اب آپکو کسی اچھے انسان کے سپرد کر دوں پھر مجھے کچھ بھی ہو فرق نہیں پڑتا۔

اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو۔ "میں نے بولا اور انکے ہاتھ میں پانی دیا۔"

میں اپنے دل کی ایک ایک بات پاپا کو بتانا چاہتی ہوں مگر پتا نہیں کیوں ڈر لگتا ہے۔ عجیب سی جھجک ہوتی ہے

22/February /2017

آج روحان نے مجھ سے ایک سوال پوچھا.. "میں اپنے دل کی باتیں کس سے شئیر کرتی ہوں؟"جب میں نے بتایا کسی سے نہیں تو وہ بولے اب مجھ سے کرنا میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

کبھی کبھی میرا دل چاہتا ہے میں روحان کو سب کچھ بتا دوں، اپنی ساری باتیں ان سے کرلوں مگر پتا نہیں کیوں ہمّت ہی نہیں ہوتی۔ اب عادت ہوگئی ہے ہر بات اپنے اندر رکھنے کی۔۔

روحان سوچ میں پر گیا کے اب اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ اسی طرح بیٹھا تھا جب علیزہ اسکے پاس آئ۔

شکر آپ ادھر ہی ہیں۔ آپکو کوئی ڈائری ملی ہے یہاں سے؟؟"اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا۔"

یہ؟؟"روحان نے ڈائری اسکے سامنے کی۔"

شکر مل گئی!!"اس نے ڈائری سینے سے لگاتے ہوئے کہا۔"

بیٹھ جاؤ علیزہ!!!"روحان نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔"

علیزہ بیٹھ گئی اور پانی کی بوتل منہ سے لگالی۔۔

علیزہ میں تمھیں کیسا لگتا ہوں؟؟"روحان نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔"

یہ کیسا سوال ہے؟؟"علیزہ حیران ہوئی۔"

بتاؤ نا کیسا لگتا ہوں؟"روحان بضد ہوا۔"

اچھے ہیں آپ!"علیزہ نے سر جھکا کر جواب دیا۔"

روحان مسکرایا....

علیزہ مجھ سے شادی کرو گی؟؟"روحان نے نیم مسکراتے ہوئے پر امید لہجے میں پوچھا۔"

کیا کہہ رہے ہیں یہ آپ!!"علیزہ نے تیز لہجے میں حیرانی سے کہا۔"

علیزہ یاد ہے جب میں نے تمھیں دوستی کی آفر کی تھی تو کیا کہا تھا.'کے میں اپنی پوری کوشش کرونگا ہمیشہ تمہارے ساتھ رہنے کی'۔بس اپنی کوشش کی کامیابی چاہتا ہوں۔"روحان نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے بہت نرمی سے کہا۔"

میں اس بارے میں آپکو کچھ نہیں کہہ سکتی!!"علیزہ نے روکھے لہجے میں جواب دیا۔"

کیوں کچھ نہیں کہہ سکتی؟اپنی چوائس بتاؤ مجھے!!"روحان نے اسے مجبور کیا۔"

مجھے نہیں پتا میرے پاپا کیا بولیں گے۔میری ساری چوائس انکے بعد آتی ہے۔"علیزہ نے ٹیبل پر انگلی سے دائرے بناتے ہوئے جواب دیا۔"

علیزہ میں انھیں منالونگا۔۔پلیز تم مجھے بتاؤ میرا ساتھ دو گی نا؟؟"اس نے بہت محبت سے پوچھا جیسے اس سے کوئی وعدہ چاہتا ہو۔"

علیزہ نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔۔

علیزہ میں تمہاری اس خاموشی کو 'ہاں' سمجھ رہا ہوں۔" روحان نے حتمی انداز میں کہا۔"

روحان میں جا رہی ہوں... اللہ حافظ !!" وہ ہلکا سا مسکرا کر کرسی سے کھڑی ہو گئی۔"

"Take a massive care of yourself !!"

(!! اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا)

روحان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔

مما!! مما!!" روحان گھر میں اتے ہی اپنی ماں کو پکارنے لگا۔"

کیا ہوا؟؟ ایسے کیوں چلا رہے ہو؟؟" مما نے حیرانی سے پوچھا۔"

مما مجھے آپکو بہت کچھ بتانا ہے۔" روحان نے انکے ہاتھ پکڑ کر کہا۔"

اچھا ٹھیک ہے سب بتا دینا. ابھی جاؤ فریش ہو پھر کھانا کھانا پھر اطمینان سے بتانا۔" مما نے اسے تاکید کی۔""

وہ اپنے کمرے میں اگیا۔

ہاں اب بتاؤ کیا بتانا تھا..." روحان کی امی اسکے کمرے میں آئیں جب وہ آرام کے لئے لیٹا ہوا تھا۔"

ہاں بتاتا ہوں۔" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ اسکی امی اسے مسکرا کر دیکھ رہی" تھیں۔

سمجھ نہیں آرہا کیسے بتاؤں۔" اسنے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔"

شروع سے بتاؤ!" اسکی امی نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔ وو اپنی مما کے سامنے بلکل چھوٹا بچہ بن جاتا تھا۔"

مما دو تین مہینے پہلے ایک لڑکی 'علیزہ نور' میری دوست بنی تھی... بنی نہیں تھی میں نے بنایا تھا.........." اسنے" شروع سے آج تک کی ساری بات اپنی مما کے گوش گزار دی۔

روحان اگر آپکو وہ لڑکی اتنی زیادہ پسند ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر آپکے حق میں بہتری ہوئی تو میرے شہزادے کو" شہزادی مل جائے گی۔۔" انہوں نے اسکے سر میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ وہ انکی گود میں لیٹ گیا تھا۔

اسکا مطلب آپ علیزہ کے پیرنٹس سے بات کرینگے..." روحان نے جوش سے کہا۔"

بلکل کرینگے!! لیکن روحان ابھی نہیں.. ابھی اگلے مہینے سے آپکے ایگزامز ہیں۔ پھر آپ پاپا کی فرم جوائن" کروگے اسکے بعد ہم علیزہ کے پیرنٹس سے بات کرینگے۔" اسکی امی نے اسے سنجیدگی سے سمجھایا۔

مطلب تین مہینے بعد!! چلو ٹھیک ہے. صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔" اسنے اپنے آپ کو اطمینان دلایا۔"

دل ہی دل میں اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وو علیزہ سے تین مہینے بعد ہی کوئی رابطہ کرے گا اس سے پہلے ...... نہیں

چلو اب آپ آرام کرو. میں جارہی ہوں۔" اسکی مما نے اسکی پیشانی چوم کر کہا۔"

"Mama I love you!!!"

"I love you too!! ❤ "

وہ مسکراتے ہوے کمرے سے نکل گئیں۔

رات علیزہ لاشعوری طور پر روحان کے میسج کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ بس اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی اور مسکرا رہی تھی۔ وہ عموماً دس بجے تک میسج کر دیتا تھا۔ اس نے اسکی چیٹ کھولی۔ لاسٹ سین اسنے ہائڈ کیا ہوا تھا۔ اسکی ڈی پی شو ہو رہی تھی جو اس نے دو دن پہلے بدلی تھی۔ روحان کی اپنی تصویر جس میں اس نے ڈارک براؤن پینٹ کے ساتھ کریم کلر کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا وہ بہت پر کشش لگ رہا تھا۔

اسنے سوچا وہ آج اسے خود میسج کر دے۔ اسنے ٹائپنگ شروع کی۔ سلام لکھ کر بھجا لیکن وہ بس send ہوا deliver نہیں ہوا۔ وہ کچھ دیر میسج کے انتظار کے بعد بجھے دل کے ساتھ فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اور کچھ ہ دیر میں وہ نیند کی وادی میں کھو گئی۔

دوسرے دن یونی میں اسے پتا چلا کے لاسٹ ائیر والوں کے ایک ماہ بعد اگزام ہیں اور اب وہ یونی اگزامز کہ لئے آئینگے۔ وہ بہت حیران ہوئی کے روحان نے اسے ایسا کچھ کیوں نہیں بتایا۔

وہ گھر آ کر بھی اسکے میسج کے انتظار میں رہی مگر کوئی میسج نہیں آیا۔۔

دوسرے دن بھی ایسے ہ ہوا۔ اسکا بھیجا ہوا میسج اسے پہنچ نہیں رہا تھا۔ اور وہ اس سے متنفر بھی ہو رہی تھی کے وہ ایسے کیسے غائب ہو سکتا ہے۔

ایسے ہ ایک ماہ گزر چکا تھا۔ یونی میں روحان کے ایگزامز شروع ہو گئے تھے۔ اسے یقین تھا روحان اپنے پیپر کے بعد اس سے ملنے آئے گا مگر ایسا نہیں ہوا۔

اس نے اپنی ڈائری کے صفحات لکھتے لکھتے بھگونا شروع کیے۔

14/ April / 2017

ہر کوئی مجھے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ روحان بھی چلا گیا مجھے چھوڑ کر۔ پہلے تو بڑی بڑی باتیں کر رہے تھے 'ساتھ نبھاؤں گا وغیرہ وغیرہ' اور اب ملنے تک نہیں آتے۔ میں ہی شاید بہت بڑی ہوں۔ سب مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ پہلے مما گئیں اور اب روحان نے بھی مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ مجھے اپنے پاس بلا لیں۔ سب مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ میں ہی چلی جاؤں گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ نا امید ہو چکی تھی۔ وہ پوری رات روتی رہی تھی۔ صبح اسے تیز بخار تھا۔ اور وہ یونی بھی نہیں جا سکی تھی۔

دوسرے دن وہ یونی گئی۔ لاسٹ کلاس کے بعد وہ یونی کے لان میں بیٹھی تھی جب سامنے اسے روحان اپنے دوستوں کے ساتھ نظر آیا۔

آج انکا لاسٹ پیپر تھا۔ وہ سامنے سے نکل کر یونی کے مین گیٹ کی طرف چلا گیا۔ علیزہ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

وہ گھر آ کر بھی کافی دیر تک روتی رہی تھی۔ مگر پھر یہ سوچ کر کہ: "اگر اسے کوئی فکر نہیں ہے تو میں کیوں سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی ہوں۔" وہ سو گئی۔

مما آپکو وہ ٹیبلٹ پتا ہے. کہاں ہے؟؟" وہ نڈھال سی اپنی ماں کے پاس آئی اور دوائی کا پوچھنے لگی۔"

جب وہ نیند سے اٹھی تو اسے بہت تیز بخار تھا۔

ہاں ہو گئے ڈرامے شروع تمہارے۔ دن رات بس منہ بگاڑ کر ڈرامے کرنے لگ جاتی ہو۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتا" تم مجھے کس گناہ کی سزا کے طور پر ملی ہو۔" انہوں نے اپنے منہ سے زہر اگلنا شروع کر دیا تھا۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے مڑی اور اپنے پیچھے اپنے باپ کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ وہ اپنی زوجہ صاحبہ کہ منہ سے نکلتے الفاظ سن چکے تھے۔ اور اب وہ غصے سے لال ہو رہے تھے۔

میں نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا کے تم میری بیٹی کے ساتھ ایسا کرتی ہو گی۔ آج میں تم سے کہتا ہوں تم مجھے بتاؤ" تم کس گناہ کی سزا ہو جو یوں ناگ بن کر ہمارے سر پر سوار ہو گئی ہو۔ اس وقت میرا دل کر رہا ہے تمہیں ابھی اسی وقت فارغ کر دوں، بلکہ یہی بہتر ہو گا۔

میں تمہیں طلاق......." انکے منہ سے یہ جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی علیزہ نے انکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

نہیں پاپا ایسا نہیں کریں!!" اسنے روتے ہوئے کہا۔"

دیکھو میری بیٹی سے ہی کوئی سبق لے لو!!" وہ بولتے ہی علیزہ کا ہاتھ پکڑ کے کمرے سے نکل گئے۔"

یا اللہ شکر مجھے اس داغ سے بچا لیا۔" علیزہ کی ممانے خدا کا شکر ادا کیا۔ اب وو سدھرنے کا ارادہ کر چکی تھیں۔"

جب وہ دسرے دن صبح اٹھی تو طبیعت کافی بہتر تھی۔ ویک اینڈ تھا یونی وہ گئی نہیں۔ پاپا نے آج اسے کسی خاص مہمان کی آمد کی اطلاع دی تھی۔

گھر میں اکثر پاپا کے بزنس سے تعلق رکھنے والے لوگ آتے تھے مگر کبھی انہوں نے اسے یوں مطلع نہیں کیا تھا۔ آج وہ حیران ہوئی۔ پھر شام میں اسے مما نے بھی تیار ہونے کی تاکید کی۔ آج اسکی امی کا رویہ کافی بدلہ ہوا تھا۔ اور وہ انکی اس مثبت تبدیلی کی وجہ سے کافی خوش ہوئی تھی اور حیران بھی۔ وہ دو دفعہ اسے تیار ہونے کی تاکید کر چکی تھیں۔ وہ اٹھی اور اپنے کپڑے نکلنے لگی۔

اس نے اپنے لئے لائٹ پستئ کلر کی فراک نکالی جس پر مہرون کلر کے پھول بنے تھے ساتھ مہرون کلر کا ہی چوری دار پاجامہ اور دوپٹہ تھا۔

وہ تیار ہو کر ٹیرس پر آگئی۔

مہمان آچکے تھے۔ وہ علیزہ کے پروپوزل کے لئے آئے تھے اور وہ کوئی اور نہیں روحان اور اسکی فیملی تھی۔

علیزہ کے پاپا کو روحان بہت اچھا لڑکا لگا تھا اور اسکی فیملی بھی۔ انھیں اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہوا۔

پھر روحان کی مما نے علیزہ اور روحان کو الگ سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی جو یقیناً گھر میں کی گئی روحان کی تاکید تھی۔

روحان وہ وہاں ٹیرس میں ہے۔"علیزہ کی مما نے اشارہ کر کے بتایا۔"

وہ اکیلی ٹیرس میں کھڑی خوبصورت موسم سے لطف اٹھا رہی تھی۔ ہر چیز سے بے نیاز کہ اب اسکی زندگی میں کتنی حسین تبدیلی رونما ہونے والی ہے۔

روحان ٹیرس میں پہنچا۔علیزہ اسے نظر آچکی تھی۔ وہ ایگزامز کے دوران بھی اسے کافی دفعہ دیکھ چکا تھا۔ مگر دل پر جبر کر کے اس سے ملا نہیں تھا۔ وہ چاہتا تھا وہ علیزہ کو دکھے کے وہ اس سے ملے اور بات کیئے بغیر اپ سیٹ ہوتی ہے یا نہیں۔ اس نے اپنا واٹس آپ نمبر بھی چینج کر لیا تھا۔

علیزہ!" اسنے اسکے قریب جاتے ہوئے اسے پکارا۔"

آپ! آپ یہاں کیسے؟ چلے جائیں یہاں سے! آپ بہت برے ہیں۔ آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلے گئے" تھے۔ کیوں آئے ہیں واپس؟" وہ اسے اپنے سامنے دیکھتے ہی بھڑک اٹھی تھی۔ اور وہ اطمینان سے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

مجھے تو لگا محترمہ کو کوئی فرق نہیں پڑے گا مگر ادھر تو دنیا ہی ہلی ہوئی ہے۔" اسنے مسکرا کر کہا۔"

ایک منٹ! آپ ادھر کیسے ائے؟؟ ہمارے گھر کیسے ائے؟" اس نے حیرانی سے پوچھا۔"

میڈم دنیا میں واپس آجائیں۔ میری اور آپکی فیملی ہماری شادی کی ڈیٹ فکس کر رہی ہے اور آپ مجھ سے " یہاں لڑ رہی ہیں۔" اسنے دبے دبے غصے سے کہا۔

ہیں!!! ہماری شادی؟؟" اسنے حیرانی سے کہا۔"

جی ہاں ہماری شادی۔ علیزہ میں اپنے تمام کیئے واعدے نبھاؤنگا۔" روحان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکا ہاتھ" پکڑ لیا۔

یار. میری جدائی میں تو تم اور بھی زیادہ حسین ہو گئی ہو!!" اسنے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ آنکھ مارتے ہوئے" کہا۔

علیزہ جھینپ گئی۔

اھم. اھم.. بچوں گھر میں بڑے بزرگ بھی موجود ہیں۔"علیزہ کے پاپا آگئے تھے۔"

دونوں سر جھکا کر مسکرانے لگے۔۔

~ختم شد~